

عالیہ السلام عظیم مفکرہ

شیخ نسید و سفرا کا
علماء خدکے نام احمد سعید

ترجمہ
ایشمان قادری

صفہ اکیدی

مدینہ مارکیٹ دہلی چوکی صدر لاہور کینٹ 6664563 فون:

عالہ ایس ملک کے عظیم مفکر

شیخ سید يوسف ناٹم فائی

علی احمد کے نام احمد بن عاصم
پیر

اب عثمان قادی ترجیہ

صفہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دہنی چوک صدر لاہور کینٹ 6664563 فون:



سلسلہ طبوuat نمبر 19

نام کتاب — شیخ سید یوسف ہاشمی رفاعی
کا پیغام علمائے نجد کے نام

ترجمہ — ابو عثمان قادری

تعداد — گیارہ سو

ناشر — صفحہ اکیدمی

قیمت — روپے

عطیات بمحضہ کیلئے:

صفہ اکیدمی اکاؤنٹ نمبر 6-1284-الائیڈینک برائیخ صدر بازار لاہور کینٹ۔



ملنے کے پتے:

○ صفحہ لابریری، جامع مسجد مدنی (کچی مسجد) صدر لاہور کینٹ

○ جماں پلی کیشنز، مرکز الائیس سٹا ہوٹل دربار ماہیٹ، لاہور

○ صفحہ اکیدمی، مدینہ ماہیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون 6664563

الشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ

اس وسیع دنیا میں انسانوں کے قافلے مسافروں کی طرح اترتے ہیں اور اپنی زندگی کے دن پورے کر کے چلے جاتے ہیں انہی کے دم قدم سے بزم ہستی میں بھاریں ہیں مگر ان لوگوں کے زندگی گزارنے کے انداز مختلف ہیں کچھ لوگوں کا کام تخریب کاری کرنا ہے جبکہ کچھ لوگوں کو تعمیر انسانیت کی بسعاوٰت نصیب ہوتی ہے ان میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانیت کے دامن پر بدنماداغ بن جاتے ہیں اور کچھ انسانیت کی پیشانی کا جھومن بن جاتے ہیں۔

انہی عمد ساز شخصیات میں عالم اسلام کے عظیم روحانی و مذہبی پیشواؤالشیخ السید یوسف ہاشم الرفاعی دامت برکاتہم العالیہ کا بھی شمار ہوتا ہے جو عالم اسلام میں کسی تعارف کے محتاج نہیں آپ کا سلسلہ نسب عارف کامل حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے اس وقت آپ سلسلہ رفاعیہ کے مند نشین اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں شریعت کے لحاظ سے تو آپ کا وطن کویت ہے مگر آپ کا دل پورے عالم اسلام اور بالخصوص اہل سنت والجماعت کے مسلمانوں کے ساتھ دھڑکتا ہے امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں پر آپ اکثر دل گرفتہ رہتے ہیں ان کے افکار و نظریات پیاری کی طرح بلند و مضبوط ہیں وہ اپنوں کے لئے پیار کا ساغر اور بد نہیں کویت ملے شمشیر بردہ ہیں ایک عالم ان کی ولیمیز سے آج بھی روحانی سوز و گدای حاصل کر رہا ہے کویت میں آپ کا آستانہ کویت میں مقیم پاکستانیوں کے لئے جائے پناہ ہے بلاشبہ آپ نہ صرف کویت بلکہ عالم عرب میں پاکستان کے مفادات کے سب سے بڑے محافظ ہیں۔

آپ کی ہمہ گیر شخصیت میں بیک وقت کئی اوصاف نظر آتے ہیں جو عام طور پر کسی ایک شخص کی زندگی میں شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں ذہانت و فراست، بصیرت و وجدان، بلند حوصلگی اور اولو العزمی خداود صلاحیتیں آپ کے حصے میں آئیں

ہیں۔

شیخ رفای نہات نفاست پند، معاملہ فم، خوش مزاج و حلیم الطبع اور نہایت وجیہ شخصیت کے مالک ہیں۔

باطنی حسن اور قلبی لطافت کے مبارک آثار آپ کے چہرے سے نظر آتے ہیں آپ 1963ء میں کویت کی آزادی کے بعد قائم ہونے والی پہلی سیاسی جماعت "مجلس الامم" کے سکرٹری جنرل منتخب ہوئے 1965ء سے 1970ء تک کویت کے وزیر داخلہ کے عمدے پر فائز رہے آپ نے کویت پارلیمنٹ کے ممبر کی حیثیت سے کویت میں شراب پر پابندی اور تعلیمی اداروں میں مخلوط نظام تعلیم کے خاتمه جسے قوانین منظور کرائے۔

پاکستان سے شیخ رفای کی عقیدت کی وجہ پاکستان میں اہل سنت و اجماعت مسلمانوں کی اکثریت ہے آپ عالم اسلام میں ایک سنی مملکت کے قیام کی دیرینہ خواہش رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے آپ کی نگاہ میں پاکستان ہی ایسا ملک ہے جو سنی اسٹیٹ بننے کی الہیت و صلاحیت رکھتا ہے آپ اپنی اس خواہش کا بر ملا اظہار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔

شیخ رفای نے 1980ء میں بغلہ دیشی مسلمانوں کی امداد کے لئے تنظیم الجمیع الکویتیہ قائم کی جس نے بغلہ دیش میں متعدد مساجد مدارس اور شفاخانے قائم کئے۔ پاکستان اور پاکستانی عوام کے ساتھ آپ کا جس درجہ قلبی و روحانی تعلق ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان اور کویت میں جو آج دیرینہ تعلقات ہیں وہ شیخ رفای کی مساعی کی مرہون منت ہے آپ کی کوششوں سے 1965 اور 1970ء کی پاک بھارت جنگوں کے موقع پر کویت پلا اسلامی ملک تھا جس نے بھارت پر شدید سفارتی دباو ڈالتے ہوئے اپنی سفارتی تعلقات منقطع کر لئے اور علی الاعلان پاکستان کو مالی و فوجی امداد دی۔

شیخ رفای کی زندگی کا ہر ہر لمحہ باطل کی تردید اور تعاقب کے لئے وقف ہے وہ

علم دوست بھی ہیں اور اہل علم کے قدر دان بھی ہیں پاکستان کے دورے پر جب بھی تشریف لائیں تو ان کی اکثر نشیں اہل علم سے ہی رہتیں ہیں اور ہمیشہ اہل علم کی بے حد حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والے جانتے ہیں کہ آپ کی زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہتی ہے اور دل کو اللہ کے ذکر میں مست بنائے رکھنا ان کا وظیفہ حیات ہے۔

گذشتہ سال صفہ آکیڈمی کے ارائیں کی دعوت پر آپ نے جامع مسجد منی المعروف کجی مسجد صدر بازار لاہور کینٹ میں ایک عظیم الشان محفل ذکر اللہ کی صدارت فرمائی اور حاضرین کو اپنے ملفوظات سے نوازا

الحمد للہ صفہ آکیڈمی شیخ رفاعی کے ایک اہم خط کو اردو میں شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے جو انسوں نے علماء نجد کے نام لکھ کر پورے عالم اسلام کی ترجمانی کی ہے۔ بلاشبہ آپ کا وجود عالم اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور آپ صحیح معنوں میں سلف صالحین کی تصویر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عالم اسلام پر تادری سلامت رکھے۔ (آمین)

والسلام

غم حیات قدوری

ڈائریکٹر صفہ آکیڈمی لاہور

پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عالم اسلام کے عظیم مفکر شیخ سید یوسف رفاعی کا تعلق عارف کامل حضرت سید شیخ احمد کبیر رفاعی کے سلسلہ نب سے ہے آپ اس وقت سلسلہ رفاعیہ کے سب سے بڑے شیخ طریقت اور صاحب دعوت و ارشاد ہیں آپ نہایت وسیع النظر شخصیت ہیں امت مسلمہ کی تکالیف اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت کوشش رہنا ان کی زندگی کا اہم مشغله ہے۔ ان کی زندگی کا اکثر حصہ امت مسلمہ میں اتحاد کی کوششوں میں گزر رہا ہے۔ وہ جہاں بھی محسوس کرتے ہیں کہ عالم اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کوئی فتنہ سر اٹھا رہا ہے تو اس کی نشاندہی کرنا اور اس کے حل کے لئے تجلیوں دریباً اپنا فریضہ تصور کرتے ہیں۔

ہر باشدور جانتا ہے کہ حرمین شریفین اسلام اور مسلمانوں کا مشترک مرکز ہیں وہی کے مبارک آثار سے مسلمانوں کے ایمانی جذبات ہی وابستہ نہیں بلکہ وہ تاریخ اسلام کا بھی حصہ ہیں۔ لیکن وہاں کے چند اہل علم (جن کا حکومت میں اثر و رسوخ ہے) اپنے مطالعہ اور سوچ کی بنیاد پر انہیں مٹانے پر کمرست ہیں یہاں بھی انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ کا تعلق کسی بھی حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور لوگ وہاں یادوں کو تازہ کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں تو اسے شرک و بدعت کا نام دے کر بلذوذ کر دیتے ہیں ابھی چند ماہ پہلے ابوا شریف کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے قبر انور کے ساتھ بھی ایسا کر دیا گیا حالانکہ ان کا یہ عمل تمام امت مسلمہ کے خلاف ہے کیونکہ ان سے پہلے وہاں تیرہ صدیوں سے یہ آثار محفوظ چلے آ رہے ہیں اور آج بھی سعودیہ کے علاوہ تمام عالم اسلام میں بزرگوں کے آثار سلامت ہیں کیا ان کا یہ فعل تمام امت مسلمہ کو کافروں شرک قرار دینے کے لئے متراوف نہیں؟ پھر خادم حرمین شریفین شہ فہد نے کس تدریجی کی خدمت کی ہے اس کی تمام کاؤشوں پر یہ لوگ پانی پھیر دیتے ہیں اور آج تمام عالم اسلام ان کی حرکتوں

کی وجہ سے سعودیہ کے بارے میں اچھے جذبات نہیں رکھتا، اس چیز کی نشاندہی شیخ رفای حنفہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیغام میں کی ہے، امید ہے علماء نجد اس پر خیر خواہی کے جذبہ پر خور و نظر کر کے اپنے معلومات پر نظر ہانی کرنے کی کوشش کریں گے۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ تمام عالم اسلام کے سرکردہ اہل علم مل بینہ کر ان سائل کا کوئی ایسا حل نہ لیں جس سے انتشار و افراق کی آگ ٹھنڈی ہو جائے اللہ تعالیٰ مصطفیٰ کی اس اعلیٰ سعی کو قبول فرماتے ہوئے امت مسلمہ کے لئے اسے مفید بنادے گا کہ آپس کی غلط فہمیں دور ہو جائیں۔ یاد رہے یہ صرف امام شیخ سید یوسف رفای کو جذبات ہی نہیں بلکہ انہیں تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کے احساسات کی ترجمانی سمجھا جائے۔

خادم اسلام

ابو عثمان قادری لاہور

۱۹۹۹ء جولائی بروز اتوار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ تَعَالَى كَا رَشَادٌ كَرَامِيْ هَےْ :

قَلْ مَنْ يَرْزُقْكُمْ مَنْ تَمْ فَرْمَأَوْ كُونْ هَےْ جُو تَمْسِيْسِ رُوزِيْ رَتَّا
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، قَلْ اللَّهُ هَےْ - آسمَانُ اور زَمَنُ سَےْ - تَمْ خُودِيْ
وَأَنَا أَوْ أَيَا كُمْ لِعَلَى هَدَى اوْفِيْ فَرْمَأَوْ اللَّهُ اُور بَےْ شَكْ هُمْ يَا تَمْ يَا توْ
ضَلَالٌ مَبِينٌ ○ قَلْ لَا ضُرُورٌ ہَدَىٰ ایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں -
تَسْأَلُونَ عَمَّا اجْرَمَنَا تَمْ فَرْمَأَوْ هُمْ نَےْ تَهَارَےْ گَلَنْ مِنْ اَغْرِ
وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ قَلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَارِ بَنَا ثُمَّ يَفْتَحُ
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَ هُوَ الْفَتَاحُ العَلِيمُ (سُورَةُ السَّبَاعَ، ٢٣-٢٤)
كُوئی جَرْمَ كَيَا تو اس کی تَمْ سَےْ پُوچْجَهْ
نَسِيْسِ اور نَهْ تَهَارَےْ كَرْتُوقْلَ كَاهْمَ سَےْ
سَوْالٌ - تَمْ فَرْمَأَوْ ہَمَارا ربْ هُمْ سَبْ كَوْ
اجْعَجَ كَرَےْ گَا پُھْرَ هُمْ مِنْ سَچَا فِعْلَهْ فَرْمَا
دَےْ گَا اور وَهِيْ هَےْ بِرَا نِيَاوَ چَکَانَے
وَالا -

”وَسَرِّيْ مَقَامٍ پَرْ فَرْمَلَا：“

إِنَّ اللَّهَ يَا مَرْ بِالْعَدْلِ وَ بَےْ شَكْ اللَّهُ حَكْمٌ فَرْمَاتَاهُ هَےْ اَنْصَافُ
الْاَحْسَانِ وَ اِيتَائِ ذِي الْقَرْبَى اور نَیْکَلِ اور رَشَّتَهْ دَارُوْنَ كَوْدِيْنَهْ كَا اور
وَ يَنْهَى عنِ الْفَحْشَاءِ وَ مَنْعِ فَرْمَاتَاهُ هَےْ بَےْ حِيَايَ اور بَرِيْ بَتْ
الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعْظِمُكُمْ اور سَرْكَشِیْ سَےْ تَمْسِيْسِ نِيْحَتٍ فَرْمَاتَاهُ هَےْ
لِعْلَكُمْ تَذَكَّرُونَ كَهْ تَمْ دِھِيَانَ كَرو -

(سُورَةُ النَّذِيلَ، ٩٠-)

”تَسَرِّيْ مَقَامٍ پَرْ فَرْمَلَا：“

يَا قوم لِكُمْ الْمَلْكُ الْيَوْمَ
 اَتَے مِيرِی قوم آج بادشاہی تمہاری
 ظاہرین فِی الارض فَمَنْ
 ہے اس زمین میں غالبہ رکھتے ہیں تو اللہ
 یَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ انْ جَاءَ
 کے عذاب سے ہمیں کون بچا لے گا
 نَا قَالَ فَرَعُونَ مَا لِيْكُمْ لَا
 اُگْرِهِمْ پَرْ آئَےَ فَرَعُونَ بُولَا میں تمہیں
 مَا لِيْ وَمَا اهْدَیْکُمْ لَا سَبِيلَ
 وَهِیَ سَكِحَاتَا ہوں جو میری سوجھ ہے اور
 الْرَّشَادَ (سورة الغافر، ۲۹۰)
 میں تمہیں وَهِیَ بَتَاتَا ہوں جو بھلائی کی
 راہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والصلوة والسلام على سيدنا رسول الله و
على آله وصحبه الكرام ومن والاه
حمد وصلوة كے بعد۔

حضرت تیم داری رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد
گرامی مروی ہے۔

الدین النصيحة قلنا المن قال دین سریا خیر خواہی ہے، ہم نے عرض
للہ و لکتابہ ولرسولہ کیا کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ کی، اس
ولائمة المسلمين و کی کتاب کی، اس کے رسول کی، ائمہ
عامتهم۔ (المسلم، باب الایمان)

اس مبارک ارشاد کے پیش نظر بندہ اپنی کتاب "الرد المحکم
المنیع" اور دیگر اہل علم کی تصانیف کے منصہ شہود پر آجائے کے بعد اس
انتظار میں رہا شاید تم نصیحت قبول کر کے اپنے طریقوں اور معلمات میں کچھ تبدیلی
لے آؤ گے لیکن کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

چونکہ سورۃ العصر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِفِي زَمَانِهِ كَيْفَيْتُمْ إِنَّكُمْ خَارَيْتُمْ
خَسِرَ الَّذِينَ أَمْسَأْتُمْ وَغَمِسَوْتُمْ هُنَّ مَنْ كَوَافِرُهُ لَوْكَ جُو ایمان لائے اور نیک
الصالحات و تواصوا رُحْقَ عمل کئے اور انہوں نے حق کی تلقین
و تواصواب بالصب اور صبر کی تلقین کی۔

اس لئے میں نے استخارہ کے بعد طے کر لیا کہ میں خیرخواہی کرتے ہوئے تمہاری طرف ایک خط تحریر کروں، یہ دعا کرتے ہوئے کہ یہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو اور مجھے اور تم کو وہ حق کو حق دکھائے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق دے اور باطل کو باطل دکھائے اور اس سے دور رہنے کی توفیق دے، ہمارے ذہن اس طرح منتشر نہ کرے کہ ہم خواہش نفس کی اتباع کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت اور ثواب کی راہ دکھانے والا ہے۔

بِتُوفِيقِ الَّتِي مِيرِی گذار شلت درج ذیل ہیں۔

۱۔ توحید پرستوں پر تمہت ہرگز رو انہیں

۱۔ ایسے مسلمانوں پر تمہت بازی جائز نہیں جو توحید پرست ہیں تمہارے لسا تھو نماز ادا کرتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بار بار بیت اللہ شریف کا یہ کرتے ہوئے حجج کرتے ہیں۔

لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ لَبِيكَ هُمْ حاضِرُهُنَّ لَكَ اللَّهُ هُمْ حاضِرُهُنَّ تِيرَا لَا شرِيكَ لَكَ لَبِيكَ انْ كُوئی شرِيكٌ نہیں ہم حاضر ہیں، تمام حمد الحمد والنعمة لک والملک و نعمت تیرے لئے ہے اور ملک بھی لاشریک لک اور تیرا کوئی شرِيكٌ نہیں۔

شرعاً ایسے لوگوں کو مشرک قرار دنا ہرگز جائز نہیں، حالانکہ تمہاری تمام کتب اور لڑیچہ اسی سے ملا مل ہیں۔ آئے دن عید الاضحیٰ کے دن مسجد خیف مقام منیٰ میں اور عید الفطر کو مسجد حرام میں تمہارے خطباء تمام عالم اسلام کے حجاج اور اہل حرمین کے سامنے مسلمانوں پر فتویٰ کفر و شرک لگا رہے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ

تمہیں ہدایت دے۔ اس کام سے باز رہو، کسی بھی مسلم خصوصاً اہل حرم کو پریشان کرنا حرام ہے، اس بارے میں کتاب و سنت میں جو احکام وارد ہیں ان سے تم بخوبی آگاہ ہو۔

۲۔ خدار! تقلیدِ آئمہ کی مخالفت ترک کر دو

تم نے صوفیاء کرام کو کافر قرار دیا پھر اشاعرہ کو بھی، تم نے آئمہ اربعہ، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقلید سے انکار کر دیا، حالانکہ امت مسلمہ کا سوا اعظم ان بزرگوں کی تقلید کا قائل ہے خود تمہارے بانی، مملکت شاہ عبدالعزیز نے ملکی قانون میں تصریح کی ہے کہ ہم مذاہب اربعہ پر ہی اعتماد کریں گے، خدار ا تقلید کی مخالفت ترک کر دو۔

جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرتا ہے وہ مرتد کہلاتا ہے اور اس کا خون مباح ہو جاتا ہے، اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سامنے رکھو جو حضرت ابن عمر اور حضرت جریر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

لا ترجعوا بعدى كفاراً میرے بعد کفر اختیار کر کے ایک
یضرب بعضاکم رقاب دوسرے کی گردیں نہ اڑاتا۔
بعض

(ابغاری "تاب النَّسْنَ" مسلم "تاب الائِمَّةَ")

مسلمانوں کی مکفیر سے باز رہو

تم نے ان اسلامی جماعتوں، لواروں اور تنظیموں کو گمراہ، بے دین اور شیطانی کروہ کرنا شروع کر دیا جن کا مقصد، اعلاءٰ کلٰۃ اللہ، نیکی کا حکم دننا اور برائی سے روکنا تھا۔ مثلاً تبلیغی جماعت، اخوان المسلمين، تنظیم دیوبند (جو ہندوستان، پاکستان اور بھلکہ دیش میں ہے) اور ان ملکوں کی سوا اعظم جماعت (بریلوی) پر فتویٰ لگا دیا۔

کتب اور کیسٹ بھجوار ہے ہو جن میں مختلف زبانوں میں مسلمانوں کی ہی (کثیر رقم خرج کر کے) تکفیر کی گئی ہے جیسا کہ تم نے ابو ظہبی، وہی اور ابا فیہ میں کتب شائع کی ہے جس میں وہاں کے باشندوں کو کافر قرار دیا گیا ہے حالانکہ وہ بھی مجلس التعاون میں تمہارے ممبر ہیں۔ رہی جامعہ ازہر اور وہاں کے علماء تو ان پر تو تمہارا حملہ مسلسل جاری رہتا ہے۔

۳۔ مخصوص ذہنیت کے حامل مولویوں کو سلطنتہ کیں

تم نے مثلاً محمد جمیل زینو حلبی، عبدالرحمن دمشقی، ابو بکر جزایری اور دیگر وظیفہ خوار مولویوں کو ان جید علماء و مفکرین پر سلط کر رکھا ہے۔ عظیم محدث سید عبداللہ صدیق غفاری، شیخ محمد متولی شعراوی، ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، شیخ عبد الفتاح ابو عوندہ، شیخ محمد علی صابوی، سید محمد علوی مالکی، ڈاکٹر عاول عزیزہ، شیخ سعید حوی، شیخ محمود سعید محمود اور عالم اسلام کے دیگر جید علماء اور ان کی مال، کتب، اور دیگر ذرائع سے مدد کرتے ہو۔ اس کے علاوہ موسم حج وغیرہ میں مختلف لڑپکڑ جو غلط اور فرقہ واریت پر مشتمل ہوتا ہے تقسیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ اوقات رحمت الہی کے حصول کے ہوتے ہیں۔

۴۔ حدیث کے غلط مفہوم سے بچو

حدیث شریف کا جملہ :

کل بدعة ضلالۃ

ہر بدعت گمراہی ہے۔

کو بغیر سمجھے دوسروں پر فٹ کر دیتے ہیں حالانکہ تمہارے اپنے اعمال ایسے ہیں جو سنت نبوی کے خلاف ہیں تم نہ انہیں برائجانتے ہو اور نہ ہی انہیں بدعت شمار کرتے ہو، ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

۶۔ بعد از نماز عشاء مسجد نبوی کو بند کرنا ترک کر دو

تم نماز عشاء کے بعد مسجد نبوی شریف بند کر دیتے ہو حالانکہ یہ بندش تم سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تم لوگوں کو وہاں رات کے اعتکاف اور تجدید سے منع کرتے ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد نہیں رہا۔

وَمِنْ أَظْلَمُ مِنْ مَنْ يَنْهَا مَسَاجِدَ اللَّهِ الَّذِي أَنْ يَذْكُرَ فِيهَا اسْمُهُ وَمَسَاجِدُهُمْ كُوْشِشُهُمْ كَمْ رُوكَهُ انْ مِنْ نَامِ خَدا لَهُ سعى فِي خَرَابِهَا اولئک جانے سے اور ان کی ویرانی میں مَا كَانَ لَهُمْ انْ يَدْخُلُوهَا لَا كَوْشِشُهُمْ كَمْ رُوكَهُ انْ كَوْنَهُ پہنچتا تھا کہ خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خَرَبَ مَسَاجِدُهُمْ میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ كَمْ رُوكَهُ انْ لَهُ دُنْيَا میں رسائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

عظیم (البقرہ، ۱۱۲)

۷۔ نجد کی بجائے حجازی لمحے میں اذان جاری کرو۔

حجاز کے مسؤولوں کو تم نے اس لمحہ کا پابند کر رکھا ہے جو نجد کا ہے۔ باقاعدہ اذان کا ہائم مقرر ہے اور تمہاری کوشش ہوتی ہے کہ اذان کو خوب طویل کیا جائے اور آواز کو دلکش بنایا جائے خواہ معنی بگڑ جائیں۔

۸۔ حرمین شریفین میں عالم اسلام کے مقتندر علماء کو وعظ و درس کی اجازت ہونی چاہئے۔

تم نے حرمین شریفین میں وعظ و درس پر پابندی لگا رکھی ہے خواہ واعظ و مدرس عالم اسلام کا بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو، بلکہ علماء حجاز و احساء پر بھی پابندی ہے جب تک تمہارے مذہب کا نہ ہو اور اس کے پاس تمہاری طرف سے مرشدہ اجازت نامہ نہ ہو، تم دوسروں کو منع کرتے ہو خواہ وہ جامعہ ازہر کا سربراہ ہی کیوں نہ ہو۔ ذرو

اللہ تعالیٰ سے، اپنے مذہب میں اس قدر غلو نہ کرو اور علماء اسلام کے بارے میں
حسن نام سے کام لینا شروع کرو۔

۹۔ مکہ اور مدینہ میں کسی بھی مسلمان کی تدفین کو مت رو کو
شر مدنہ منورہ اور کتبہ المکرہ سے باہر فوت ہونے والے کو تم وہاں دفن
نہیں ہونے دیتے حالانکہ یہ دونوں مقلمات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ شریں، تم ان شریوں میں تدفین روک کر امت مسلمہ
کو ان کی برکات و ثواب سے محروم کرتے ہو، حضرت عبد اللہ بن عدی زہری رضی
اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ میں سواری
کی حالت میں یہ فرماتے ہوئے سن۔

والله انک لخیر ارض اللہ اللہ کی قسم! اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی افضل
واحاب ارض اللہ الی اللہ جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام زمین سے
ولولا اخر جت منک ما محبوب ہے اور اگر تجھ سے مجھے نہ نکلا جاتا
خر جت تو میں یہاں سے ہر گز نہ نکلتا۔

(مسند احمد ۳۰۵، الترمذی، باب فضل کم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من استطاع ان يموت
بالمدينة فليمتحن بها فانى
أشفع من يموت بها
(مسند احمد، ٢-٣، ٧)

(مسند احمد، ۲-۲۷)

الترمذی، باب فضل المدينة

۱۰۔ بارگاہ نبوی میں خواتین کی حاضری پر پابندی کیوں؟

تم خواتین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجهہ شریف کے سامنے جانے سے روکتے ہو اور مردوں کی طرح سلام نہیں عرض کرنے دیتے ہو۔

اگر تمہارے بس میں ہو تو تم محارم کے ساتھ خواتین کو بیت اللہ کا طواف بھی نہ کرنے دو، حالانکہ تمام اسلاف اور مسلمانوں کا عمل اس کے خلاف رہا ہے، تم باعثت اور عفیفہ خواتین کو بھی جھڑکتے ہو اور انہیں حقیر سمجھتے ہو۔ پردے کے باوجود انہیں مسجد کی زیارت سے منع کرتے ہو اور انہیں شک کی نگاہوں سے دیکھتے ہو، یہ عمل سخت بدعت مذمومہ ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صلیح کے دور میں ایسا نہیں تھا یہ تم نے ایجاد کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو صورت حال یہ تھی کہ پہلی صفائی میں مرد، اس سے متصل بچوں کی اور اس سے متصل خواتین کی بلاپردہ صفائی ہوا کرتی تھی۔

عالم اسلام سے آئی ہوئی خواتین مرکز اسلام سے کیا تاثر لے کر جاتی ہوں گی کبھی تم نے اس پر فور کیا؟

۱۱۔ مواجهہ شریف کی طرف پشت کئے بے ادب شرطے فوراً ہٹاؤ

تم نے مواجهہ شریف میں وظیفہ خوار، جلال تیوری چڑھانے والے کھڑے کر رکھے ہیں جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت کئے ہوتے ہیں اور ان کے چہرے زائرین کی طرف ہوتے ہیں، اپنے تیوری والے چروں کے ساتھ زائرین کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ سارے کے سارے شرک اور بدعت کے مرکب ہو رہے ہیں، انہیں پکڑتے ہیں، زجر و توعیج کرتے ہوئے جھڑکتے ہیں بلکہ ڈنڈے مارتے ہیں، زائرین کو جھڑکتے ہوئے آوازیں بلند کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس مبارک فرمان کو بھولے ہوئے ہیں۔

يَا يَهَا الَّذِينَ امْنَوْا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ
 كَوْ أَسْ غَيْبَ بَتَانَةَ وَالَّتِي (نَبِيٌّ) كَيْ
 وَلَا تَجْهَرْ وَالْهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرَ
 بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ إِنْ تَحْبِطْ
 اعْمَالَكُمْ وَإِنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ
 ○ أَنَّ الَّذِينَ يَغْضُبُونَ أَصْوَاتَهُمْ
 عَنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ
 امْتَحَنَ اللَّهَ قَلْوَبِهِمْ لِلتَّقْوَى
 لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○ أَنَّ
 الَّذِينَ يَنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ
 الْحَجَرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا
 يَعْقِلُونَ - (الْحَجَرَاتُ، ۲۲-۲۳)

يہ تمام تکبر کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے
 مہمانوں، زائرین اور محبین کی اہانت کی جاتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 و سلم کی اس آرامگاہ کے سامنے سب کچھ ہوتا ہے جس کے بارے میں حنابله کے
 شیخ امام ابن عقیل نے کہا کہ یہ مقام تمام مقامات سے افضل ہے، شیخ ابن قیم نے ”
 بدائع الفوائد“ میں ان سے نقل کیا۔ شیخ ابن عقیل کا بیان ہے مجھ سے کسی نے
 پوچھا۔

ایما افضل حجرة النبی
 کیا حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم افضل
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے یا کعبہ؟
 اول کعبۃ؟

تو میں نے کہا اگر تیری مراد محض حجرہ ہے تو کعبہ افضل ہے اور اگر حجرہ میں
 جو کچھ ہے وہ مراد ہے تو

وَاللَّهُ وَلَا الْعَرْشُ وَحْمَلَتْهُ وَلَا اللَّهُ كَيْفَ قَدِيمٌ اس کا مقابلہ عرش، اس
جَنَّةُ عَدْنٍ وَلَا إِلَافَلَّاکَ الدَّائِرَةُ کے حاملین، جنت عدن اور افالک نہیں
لَانْ بِالْحَجَرَةِ جَسَدٌ لَوْ وزَنْ کر سکتے کیونکہ اس میں وہ جسد اطہر ہے
أَكْرَدُونُوں جَهَانُوں سے اس کا موازنہ کیا
جَاءَ تَوْدَهُ بَهْرَ بَهْرِي دَنْزَنْ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

إِنَّ الْبَقْعَةَ الَّتِي فِيهَا جَسَدٌ جس تکڑا زمین میں نبی کریم صلی اللہ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علیہ وسلم کا جسد اطہر ہے وہ ہر شے
أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ سے حتی کہ کرسی و عرش سے بھی
الْكَرْسِيُّ وَ الْعَرْشُ ثُمَّ افضل ہے اس کے بعد مسجد نبوی، پھر
الْمَسْجِدُ النَّبُوِيُّ ثُمَّ الْمَسْجِدُ مسجد حرام اور پھر مکہ المکرہ۔
الْحَرَامُ ثُمَّ مَكَّةُ

(بدائع الفوائد ۲ - ۱۳۵)

۱۲۔ خواتین پر جنت البقیع کی زیارت کی خود ساختہ پابندی ختم کو

تم بغیر قطعی اور متفقہ شرعی دلیل کے خواتین کو بسیقیع شریف کی زیارت
سے روکتے ہو۔ مسلمانوں کو محدود وقت کے علاوہ زیارت نہیں کرنے دیتے حتی کہ
لوگوں کو کسی جنازہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے تاکہ اس کے ساتھ بقیع میں داخل ہو
کر زیارت کریں، مدینہ منورہ میں تم نے معلمین کو زیارت کروانے سے روک دیا
ہے جس سے وہ مالی بدحالی کا شکار ہیں۔ حالانکہ ان کے بغیر لوگ پریشان ہوتے ہیں
کیونکہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ اہل بیت کرام کی قبور کون سی ہیں اور امہات
المؤمنین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی کون سی ہیں؟ یہ ایسا ظلم و زیادتی اور قبروں سکر

ہے جسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز پسند نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اس حرکت سے باز آجائو۔

۳۳۔ مشاہیر امت کی قبور کو شہید کرنے کی جارت کیوں؟

تم نے صحابہ، ائمہ المؤمنین، اور اہل بیت الطهار کی قبور کو منہدم کر کے (جنت البقیع اور المعلنی کو) چیل میدان بنادیا ہے جس کی نشاندہی وہاں بکھرے ہوئے پھر کر رہے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا یہاں کون آرام کر رہا ہے اور یہ کس کی قبر ہے؟ بلکہ بعض قبور (مثلًا مقام ابوالدین رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر) پر تم نے بلڈوزر پھیر دیا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ کیا تم اس مباح عمل کو ہمیشہ منع کرتے رہو گے۔

حالانکہ شرعی دلائل کی بنا پر قبر کا ایک بالشت تک اونچا بنانا جائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ کو دفن فرمایا اور ان کی قبر پر بڑا پھر نصب کرتے ہوئے فرمایا۔

اتعلم بها قبر اخى و ادفن الـيـه اور اـسـے اـپـنـے بـھـائـى کـی قـبـرـ کـو جـانـنـے کـا
مـن مـاتـ مـن اـهـلـى ذـرـیـعـہ بـنـا رـہـا ہـوـں اـور آـئـنـدـہ اـہـلـ بـیـتـ مـیـں سـے فـوتـ ہـوـنـے وـاـلـے کـو اـنـ کـے
(ابوداؤد، کتاب الجناز) پـاس دـفـنـ کـرـوـں گـا۔

حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا۔

اسنادہ حسن

اس حدیث کی سند حسن ہے۔ (التلخیص الجیبر ۲-۱۳۱)

حضرت خارجہ بن زید تابعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں نوجوان تھے۔

وَإِنْ أَشَدُنَا وَثِبَةً لِذِي يَثْبُتْ قَبْرًا
عَثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ حَتَّىٰ هُوَ تَاجٌ
يَحْاوِزُهُ فِي نَصْبٍ شُدَّهُ پَهْلَانْگٌ جَاتَ.

(البخاری، کتاب الجنائز)

امام بخاری نے صحیح کے جنائز میں باب الجریدہ علی قبر (قبر پر شاخ کا نصب کرنا) میں اسے بطور معلق ذکر کیا، حافظ ابن حجر لکھتے ہیں حضرت خارجہ بن زید بن ثابت النصاری ثقة تابعی اور مدینہ کے فقہاء بعد میں سے ہیں۔ انہیم بخاری نے اسے تاریخ صغیر میں بطرق ابن اسحاق بطور متصل ذکر کیا ہے، اس حدیث سے واضح دلایت ہو جاتا ہے کہ قبر کو زمین سے بلند اور اوپر چاہنانا جائز ہے۔

(فتح الباری، ۲۶۵ - ۳)

۱۲۔ توسل، زیارت اور میلاد کے قائلین کو سزا میں دینا کہل کا انصاف ہے۔

تم نے حرم نبوی کے سابقہ پرانے حصہ میں اور اب بقیع کے پاس ایک دفتر قائم کر رکھا ہے جس میں تم ایسے لوگوں کو پکڑ کر لاتے ہو جو وسیلہ بنانے والے یا کثرت کے ساتھ زیارت کے لئے آئیں یا خشوع اور رقت کے ساتھ حاضری دینے والے ہوں یا مواعیہ شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنانکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے والے ہوتے ہیں، تمہاری مقررہ کمیٹی ان سے زیارت، توسل اور میلاد کے حوالے سے پوچھ گچھ کرتی ہے جنہیں تم اپنے مخالف پاتے ہو انہیں قید میں ڈال دیتے ہو، اس کی اقامت ختم اور اسے شربدر کر دیتے ہو، حالانکہ یہ امور علماء حتیٰ کہ حنابلہ کے ہاں بھی استحب و مباح کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی بنا پر کسی بھی مسلمان کی تکفیر اور اسے سزا دنا ہرگز جائز نہیں، مجھے ایک ایسے ہی نہایت ثقہ قیدی نے بتایا کہ پورا ممینہ میرے ہاتھوں میں حتیٰ کہ وضو اور نماز کے

وقت بھی ہتھکڑی لگی رہی۔ ہر عمل حتیٰ کہ قرآن کریم کی تلاوت بھی میرے لئے منوع تھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو آج کے ظلم کا بدلہ روز قیامت متعدد تاریکیوں کی صورت میں بھگتنا پڑے گا۔

پھر یہ عمل اس (نبی کی مسجد) میں کمال جائز ہو سکتا ہے جس کی ذات کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے جن کا اپنا ارشاد ہے۔
انما انار حمہ مهداۃ

(شعب الایمان بیہقی، ۲-۱۶۳)

امام حاکم نے اسے متدرک (۳۵ - ۱) میں نقل کر کے صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے موافقت کی۔

جس ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے رحمت بنایا ہے اس کی رحمت کا عالم ان مسلمانوں پر کس قدر ہو گا؟ جن کے ساتھ تم ان کی مبارک مسجد اور ان کے پڑوس میں اس قدر غلط اور سخت معاملہ کرتے ہو، ان کا فرمان مبارک ہے۔

الأنبياء أحياء في قبورهم تمام الأنبياء عليهم السلام أپنی اپنی قبور میں
يصلون زنده ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔

(حیاة الانبیاء للسقی، ۱۵، مسند ابویعلی، ۱۷۶)

امام حیشی نے اسے مجمع الزوائد (۲۸ - ۸) میں نقل کر کے کہا اسے ابو یعلیٰ لور بزار نے روایت کیا اور ابو یعلیٰ کے رجال ثقہ ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے۔

ان الله عز و جل حرم على اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے الارض ان تاکل اجساد جسم کا کھانا حرام کر دیا ہے۔
الأنبياء (مسند احمد، ۸-)

امام حاکم، امام ذہبی اور امام نووی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۵۔ مسجد کی نئی تعمیر سے روکنا

تم نے اہل مدینہ میں سے ایک صالح شخص کو اپنے خرچ پر جبل خندق پر مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرا کر دوبارہ بنانے کی اجازت دی، لیکن جب مسجد گر گئی تو تم نے دوبارہ بنانے سے روک دیا کیونکہ تم غزوہ خندق کی مساجد بعد کی زیارت کو بدعت قرار دیتے ہو، بلکہ ان کے گردابیں کا بھی ارادہ رکھتے ہو۔

۱۶۔ کتب درود و سلام پر پابندی کیوں؟

تم درودپاک کا مجموعہ دلائل الخیرات از شیخ عارف بالله محمد سلیمان جزوی حسنی اور اسی طرح کی دیگر کتب کا داخلہ اور پڑھنا منوع قرار دیتے ہو، حالانکہ تمہارے علم میں ہے کہ تمہارے ہاں ایسی کتب، رسائل اور لڑپچر آتا ہے جو شرعاً منوع و نیاپاک ہے، تو ڈر و اللہ تعالیٰ سے۔

۱۷۔ غیر شرعی مجالس پر پابندی کیوں نہیں؟

تم جاسوسی کرتے ہو، پیچھا کرتے ہو اور تلاش کرتے ہو ان لوگوں کو جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میلاد سجائتے ہیں اور ان میں کوئی غیر شرعی حرکت بھی نہیں ہوتی، لیکن تم ان مختلف رنگارنگ مجالس کے خلاف کبھی بات نہیں کرتے جو سراسر نہود لعب پر مشتمل ہوتی ہیں، پیمانہ تو ایک ہی ہونا چاہئے نہ کہ دو۔ کیا مومن محب کی تذلیل اور فاسق و باقی شریعت کی عزت جائز ہوتی ہے؟

۱۸۔ اپنی رائے دوسروں پر مسلط کرتے ہو

تم آئمہ مساجد کو نماز فجر میں قوت پڑھنے سے بدعت جانتے ہوئے منع کرتے ہو
حالانکہ تم جانتے ہو آئمہ آربعہ میں سے دو بزرگ حضرت امام شافعی اور امام مالک
رضی اللہ عنہ کے نزدیک شرعاً یہ جائز ہے تو اپنی ہی رائے کو دوسرے مسلمانوں
پر مسلط کرنے کا کیا جواز ہے؟ کیا تمہیں خدا کا خوف نہیں۔

۱۹۔ علماء حجاز و احساء کا کوئی حق نہیں

تم حرمین شریفین میں صرف نجدی علماء کو ہی امام مقرر کرتے ہو اور دوسروں کو
حتیٰ کہ علماء حجاز و احساء کو بھی یہ منصب نہیں دیتے کیا یہی انصاف ہوتا ہے؟ کیا یہ
(امامت نجدی) ضروریات دین میں سے ہے، اللہ تعالیٰ سے ذر کر انصاف سے کام
لو کیونکہ وہ انصاف والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

۲۰۔ آثار نبوی کو مثانے کے بجائے پورا پورا تحفظ دو

تم مدینہ منورہ سے خصوصاً اور حرمین شریفین میں عموماً آثار نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم اور آثار صحابہ کو چن چن کر مثانے کے لئے کdal چلاتے ہو۔ قریب ہے کہ
مسجد نبوی شریف کے علاوہ وہاں کچھ بھی نہ رہے تمام اقوام بطور یادگار، عبرت و
نصیحت اور اپنے روشن ماضی کی خاطر آثار کو محفوظ رکھتے ہیں، تم تو ہر نشانی کو شرک
جانتے ہو خواہ وہ معلومات کے لئے ہو یا زیارت کے لئے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں اس بات کا حکم دے رکھا ہے کہ مشرکین کے علاقوں اور آثار کے دیکھنے کے
لئے نکلو اور ان سے عبرت پکڑو مثلاً عاد، ثمود، جو مدینہ منورہ کے قریب دیار صالح
اور علّا میں موجود ہیں اور یہ ہمیشہ سیاحین کی آمد کا مرکز ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی
۔

قد خلت من قبلکم سنن
فسیر و افی الارض فانظروا
چکے ہیں تو زمین میں چل کر دیکھو کیا
کیف کان عاقبة المکذبین
انجام ہوا جھلانے والوں کا۔
دوسرے مقام پر فرمایا۔

تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا۔
کہ دیکھتے کیا انعام ہوا ان سے اگلوں
کا۔ ان کی قوت اور زمین میں جو
نشانیاں چھوڑ گئے۔ ان سے زائد تو
اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر کپڑا
اور اللہ سے ان کا کوئی بچانے والا نہ
ہوا۔ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان
کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے
پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انہیں کپڑا،
بے شک اللہ زبردست، سخت عذاب
والا ہے۔

اَفْلَم يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيُنَظِّرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثْرًا فِي الْأَرْضِ
فَأَخْذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا
كَانُ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقِعٍ ذَلِكَ
بِمَا هُمْ كَانُوا تَأْتِيهِمْ رَسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخْذَهُمُ
اللَّهُ أَنَّهُ قَوِيٌ شَدِيدُ العَذَابِ
(غافر، ۲۱-۲۲)

تیرے مقام پر فرمایا۔

کیا تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم
سے پہلے تھیں۔ نوح کی قوم اور عاد
اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے
انہیں اللہ ہی جانے، ان کے پاس ان
کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے تو
وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے
گئے اور بولے ہم منکر ہیں۔ اس کے
جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس رہائی
طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ
شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا۔

لَمْ يَأْتِكُمْ نَبِيًّا إِلَيْهِ مِنْ
قَبْلِكُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادُ وَ
ثُمُودٍ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا
يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَ تَهْمَمُ
رَسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُوا
إِيْدِيهِمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا
كَفَرْنَا بِمَا أَرْسَلْنَا لَهُمْ بِهِ وَإِنَّا
لَفِي شُكْرٍ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ
مُرِيبٌ (ابراهیم: ۶)

تو تم مسلمانوں کو آثار اور مقامات مثلاً میدانِ احمد، بدر، حدیبیہ، حنین اور احزاب وغیرہ کو دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟ حالانکہ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ان خصوصی دنوں سے ہے جن میں اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے صالحین کی مدد فرمائی تھی اور مشرکین کو شکست عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صاحبِ عقل و شعور بننے کی کوشش کروتا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

۲۱۔ ناصر البانی جیسے ضدی کو شاہ فیصل کی طرح تم بھی وہتکار دو

تم نے ناصر البانی کو پناہ دے رکھی ہے اور تم اس کی مدد کرتے ہو، اس کی کتاب "احکام الجنائز و بدعاها" کی اشاعت پر بڑے خوش ہو، جس میں اس نے اعلانیہ یہ کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو مسجد شریف سے نکال دو، تم نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اسے استاد اور اس کی مجلس اعلیٰ کا رکن بنایا رکھا ہے۔

حالانکہ شاہ فیصل نے تو اسے ساتھیوں سمیت وہاں سے وہتکار رہا تھا لیکن تم نے اسے دوبارہ پھر وہی منصب دے دیا، اس کی فاسد کتب کی وہاں اجلازت ہے حالانکہ ان میں عالم اسلام کے عظیم اہل علم پر سخت تنقید اور حملے ہیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں، "ججۃ الاسلام امام غزالی، شیخ عبدالفتاح ابو غدہ، شیخ محمد علوی ماکلی، شیخ سعید حوی، شیخ ابوالحسن ندوی اور شیخ محمد رمضان البوطی۔ کمال گیا عدل و انصاف؟

۲۲۔ تم اپنے پالتو گتلخ اولیاء عبد الرحمن عبد القالق کی رسی سخت کرو۔

تم نے البانی کا شاگرد اور دکیل عبد الرحمن عبد القالق کویت میں پال رکھا ہے، تھمارے ماننے والے اس کے پاس آ کر اس کی کامل مدد کرتے ہیں، اس نے اپنی کتاب "فضائع الصوفیہ" میں تمام اولیاء و صلحاء پر شدید حملے کرتے ہوئے انہیں

گراہ اور فرقہ باطنیہ کے زندیق قرار دیا ہے، اگر کوئی اس سے بچا ہے اور اس نے اس کی تعریف کی ہے تو وہ ابن تیمیہ، ابن رجب، ذہبی اور تمہارے معتمد مشائخ ہیں۔ صحیح حدیث قدسی میں ہے۔

من عادی لی ولیا فقد اذنته جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی بالحرب کی، میں اس سے اعلان جنگ کرتا

(ابخاری مکتاب الرقاۃ) ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسے عمل سے رک جاؤ۔

۲۳۔ مسجد نبوی شریف سے رنگ و روغن کے موقع پر

نعتیہ اشعار مت مٹاو

تم ہر سال رنگ و روغن اور اضافہ کے موقع پر مسجد نبوی شریف کے مختلف گوشوں، دیواروں اور گنبدوں میں سے آثار اسلامیہ اور قصائد نعتیہ مٹا رہے ہو، تم نے قصیدہ بردہ از امام بو سیری کے متعدد اشعار کو دہان سے مٹا دیا ہے، تم تو (حضرت عتبی) کے واقعہ سے متعلق ان دو مشهور اشعار کو مٹانے پہ تل گئے تھے جو مواجهہ شریف میں تحریر ہیں جنہیں دیگر مفسرین کے علاوہ حافظ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔

يَا خَيْرٌ مِّنْ دُفِنْتَ بِالْقَاعِ اَعْظَمْهُ
فَطَابَ مِنْ طَبِيهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكْمَ
نَفْسِي الْفَدَاءُ لِقَبْرِ اَنْتَ سَاكِنُهُ
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

(ای وہ مبارک ہستی جس کا جسم اقدس یہاں مدفن ہے اس کی خوبیوں سے کوہ دمن میک رہے ہیں، آپ کے مزار عالی پر میں قربان ہو جاؤں اس میں کس قدر پاکیزگی و طہارت اور جود و کرم ہی ہے۔)

اگر خادمِ حرمٰن شریفین شاہ فہد اس عمل سے تمہیں نہ منع کرتا تو تم کر گزرتے مگر اسے جب خبر پہنچی تو اس نے دوبارہ وہاں تحریر کا حکم دیا، یہ کس قدر بے وفائی ہے اپنے کرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان واسطہ ہیں، تمہارے اور ان کے درمیان کون سا عذر ہے؟ تم تو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کو بھول چکے ہو۔

والذین یؤذون رسول الله لہم اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان عذاب الیم (الستوبہ ۴۱) کے لئے دردناک عذاب ہے۔
دوسرے مقام پر فرمایا۔

ان الذین یؤذون الله و رسوله بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس لعنہم الله فی الدنیا والآخرة کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے واعد لہم عذاباً مهیناً لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (الاحزاب: ۵۷)

۲۲۔ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روپہ اطہر کو مسجد نبوی

سے خارج کرنے کا مطالبہ اور گنبد شریف کو بدعت کرنے والے منحوس کو اعزاز اور ڈگری کیوں دی؟

تم نے مقبل بن ہادی الوداعی کو نوازا (جو اپنے مخالف علماء، امت کے صلحاء اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے مبلغین پر طعن اور ان کو گالیاں دینے میں خوب شرست رکھتا ہے، اس پر اس کی کتب اور کیسٹ شاہد ہیں) اسے اجازت دی کہ وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ڈگری کے حصول کے لئے اس عنوان سے مقالہ لکھے ”حول القبة المبنیۃ علی قبر الرسول“ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی نگرانی شیخ حماد انصاری نے کی۔ اس نے اس مقالہ میں بیانگ دہل لکھا۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو مسجد نبوی سے خارج کیا جائے۔ اس نے یہاں قبر اور اس کے گنبد شریف کو بہت بڑی بدعت قرار دیتے ہوئے اس کے گرانے اور ازالہ کا مطالبہ کیا ہے اس پر تم نے اسے کامیاب قرار دے کر ڈگری عطا کر دی۔ کیا تم ان لوگوں کا احترام کرتے ہو جو رسول اسلام، اللہ کے حبیب، تمام کائنات کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کریں؟

اس شخص کی غلط تربیت کی بنا پر اس کے سینکڑوں حامیوں نے چند سال پہلے یمن میں عدن شر میں صالحین کی قبور کو اکھاڑنے کا کام شروع کیا، ان میں صالحین کے سربراہ امام ربانی حبیب عید روں عدنی بھی تھے جو عدن و حضرموت کے لئے سراپا برکت ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کے مکرو فریب کو نہ چلنے دیا اور دوبارہ ان کا مزار اور گنبد بنا دیا گیا، اس سے زمین میں فساد و فتنہ کھڑا ہو گیا۔ ان ظالموں نے کdal وغیرہ کے ساتھ قبور کو توڑا حتیٰ کہ اموات کی ہڈیاں نکال کر ان کی بے حرمتی کی، جس سے اس علاقے میں کرام مج گیا، ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ انہوں نے یمن میں کئی مقامات پر اس عمل میں گرنیٹ بھی استعمال کئے۔ یہ تمام کا تمام تمہارے اعمال نامہ میں حفظ ہو رہا ہے۔

۲۵۔ شرمنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ کیوں نہیں مانتے؟

خالوم حرمین شریفین شاہ فہد (اللہ تعالیٰ انہیں جزا خیر عطا فرمائے) کے حکم سے تم نے جو قرآن کریم کا نسخہ شائع کیا اس کا نام ”مصحف المدينة المنورة“ رکھا ہے کہ ”مصحف المدينة المنورة“ گواہ تم مانتے ہی نہیں کہ مدینہ طیبہ بلکہ تمام دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور رسالت کی وجہ سے روشن و منور ہوتی، بہت ہی پسلے بحرث کے موقع پر انصار کی پیشوں نے یہ کہتے ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کما تھا۔

طلع البدر علينا من ثنيۃ ہم پر وداع کی گھائیوں سے چودھویں کا
الوداع وجہ الشکر علينا چاند طلوع ہوا جب تک اللہ کی طرف
دعوت دینے والے موجود ہیں تا قیامت مادعا لله داع
هم پر شکر ادا کرنا لازم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدر ہیں، قمر و نور ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔
یا ایها النبی انا ارسلناک اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)
شاهدنا و مبشرنا و نذیرنا و بے شک ہم نے تجھے بھیجا۔ گواہ بنانے کر
داعیا الی الله باذنه و اور خوشخبری دتا اور ڈر ساتا اور اللہ کی
سراجا منیرا۔ (الاحزاب) طرف اس کے حکم سے بلا تما اور چکا
دینے والا آفتاب۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

قد جاءكم من الله نور و
كتاب مبين يهدى به الله من
اتبع رضوانه سبل السلام و
يخرجهم من الظلمات إلى
النور باذنه و يهدى لهم إلى
صراط مستقيم (المائدہ، ۱۵، ۱۶)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف
سے ایک نور آیا اور روشن کتاب، اللہ
اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی
مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور
انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف
لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں
سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

اکثر مفرین کرام کی تفاسیر دیکھو انہوں نے آیت مبارکہ میں نور سے مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم مراد لئے ہیں، یہاں ہم تم سے اس بات پر جھگڑا نہیں کر رہے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات شریفہ نور ہے بلکہ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب، سنت اور ہدایت بصورت نور و رحمت لے کے

آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

و يخر جهم من الظلمات الی اور انہیں ان دھیروں سے روشنیوں کی
النور باذنه و يهدیهم الی طرف لے جاتا ہے، اپنے حکم سے اور
صراط مستقیم انہیں سیدھی را دکھاتا ہے۔

(المائدہ، ۱۶)

۳۶۔ کیا تمہارے نزدیک مسجد نبوی، حرم نہیں ہے؟

ہمیں شریفین سے متعلقہ جو انتظامی کیثیاں ہیں ان کے ناموں پر تم اصرار کرتے ہوئے مکہ شریف کے حوالے سے ریاستہ الحرم المکی اور مدینہ کے حوالے سے ریاستہ مسجد نبوی شریف کہتے ہو۔ ریاستہ الحرم النبوی شریف کہنے کے لئے تو تیار نہیں، اس طرح شاہراوں پر جو کتبے لگے ہیں ان میں بھی یہی فرق کرتے ہو، کہ وجہ؟ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کیوں حرم نہیں؟

اور یہ کیسے حرم نہ ہو؟ حالانکہ رسالت مکہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مدنے کو حرم قرار دیا، حضرت عاصم بن سلیمان الاحول کا بیان ہے میں نے حضرت انر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا۔

احرم رسول الله صلی اللہ کیا رسول اللہ نے مدینہ کو حرم قرار
علیہ وسلم المدینہ؟ ہے؟

انہوں نے فرمایا، ہاں یہاں سے لے کر وہاں تک حرم ہے۔

جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تم لوگوں کی طرف سے لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت تک کوئی نفل و فرخ قبول نہیں فرمائے گا، یہ بہت سخت وعدہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ہے پھر آپ صلی
علیہ وسلم روانہ ہوئے حتیٰ کہ احمد سامنے آیا تو فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا۔
اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب شرمدینہ نظر آنے لگا تو فرمایا۔

اللهم انى احرم ما بين اے اللہ میں تمام شر کو حرم قرار
جبلیها مثل ما حرم ابراهیم دے رہا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو
مکہ اللہم بارک لهم فی مد حرم قرار دیا اے اللہ اس کے مد اور
هم و صاعهم صلی میں برکت عطا فرم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

المدینۃ حرم فمن احدث مذہ تمام کا تمام حرم ہے جس نے اس
فیها حدثاً او اوی محدثاً میں بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ
فعلیه لعنة الله و الملائکة و دی اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام
الناس اجمعین لا یقبل منه لوگوں کی لعنت اور اس سے اللہ تعالیٰ
یوم القيامۃ عدل ولا صرف کوئی نفل و فرض قبول نہیں فرمائے
(المسلم، باب فضل المدینۃ) گا۔

۲۔ اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف بند کی جائے۔

تمہارا یہ بھی پسندیدہ معمول و طریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی و
علمی سرمایہ و درش ہیں، لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے تم ان پر اپنے ملک میں
پابندی عائد تو نہیں کر سکتے، لیکن ان میں جو چیز تمہیں پسند نہیں اسے حذف کر
دیتے ہو یا اس میں تحریف و خیانت کر دیتے ہو، حالانکہ یہ سلف صالحین، مصطفیٰ کی
آراء پر شرعی اور قانونی ایسا ظلم و زیادتی ہے جس کے ازالہ و بدلہ کی تمہیں دنیا
میں طاقت تو کہاں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں بھی نہیں کر سکو گے۔

حذف و تحریف کے چند مقامات ملاحظہ بھی کرو

۱۔ امام مجی الدین النووی کی الازکار، ۱۳۰۹ میں دارالحدی ریاض سے عبد القادر ارناؤوط
شانی کی تحقیق سے شائع ہوئی صفحہ ۲۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا۔

فصل فی زیارة قبر الرسول یہ فصل زیارت قبر رسول صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔
مگر تم نے عنوان بدل کر لکھا۔

فصل فی زیارة مسجد (یہ فصل مسجد رسول صلی اللہ علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں ہے)
وسلم۔

۲۔ پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کردیں اور سارا حضرت
عبدی کا واقعہ بھی حذف کر دیا، حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔
یہ مصنف اور کتاب پر نیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤٹ
سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف ناشرین کی ہے بنده
کے پاس ان کی تحریر موجود ہے۔

۳۔ تم نے حاشیہ صاوی علی جلالین سے وہ تمام عبارات حذف کردیں جو تمہیں
نہیں بھاتی تھیں۔

۴۔ تم نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ ابن عابدین شاہی (فتاویٰ شامی) سے وہ
فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء، ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

۵۔ تم نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسوال حصہ حذف کر دیا کیونکہ
وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

۶۔ شیخ ابن باز (جو دارالافتائی کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چھپا تھا کہ حافظ امام ابن حجر
عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ
کر اس کا ازالہ کرے، اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا اس کے
بعد وہ رک گیا، ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑے شر کا دروازہ کھولنے کی
کوشش کی۔

یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب

لکھی جس کا نام ”الاخطاۃ الاصناف فی توحید الالوہیۃ الماقعۃ فی فتح الباری“ ہے۔ ابو بکر جزائری کو کھڑا کیا گیا کہ وہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر لکھے۔ جتن کے متبادل ہو اور لوگوں کو شبہ میں ڈالتے ہوئے کہا جائے کہ یہ وہی (جائز) ہے مگر اسے لوگوں میں مقبول کیا جاسکے۔

۲۸۔ خواتین اور محارم

مسجد نبوی شریف میں تم عصمت اور دینی غیرت کے نام پر خواتین کو محارم سے جدا کر دیتے ہو، حالانکہ خواتین کے داخل ہونے والے دروازوں پر تم نے مرد ہی کھڑے کئے ہوتے ہیں، کیا وہ دوسروں سے ہر معاملہ میں معصوم ہیں؟ ایسے ہی تم نے دوران طواف مرد کھڑے کئے ہوتے ہیں جو خواتین کو تکتے ہوئے کہتے ہیں چہرہ ذہان پر لو حالانکہ جمہور علماء امت کا یہ فیصلہ ہے کہ اس عمل (طواف) کی ادائیگی کے وقت چہرہ کا ننگا رکھنا لازم ہوتا ہے۔

۲۹۔ حرم میں گرفتاری

تم ان پر مفترض نہیں ہوتے جو حرم مکی میں لوگوں کو پریشان و ٹنگ کر رہے ہوتے ہیں، بلکہ ان کے ساتھ جگہ رہے ہوتے ہیں، اگر کسی کے پاس کاغذات نہ ہوں تو گرفتار کر لیتے ہیں، یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَهْنَا

(آل عمران، ۹۷) امن پالیا۔

پھر یہ چیز وہاں معتقدین، نمازوں اور طواف کرنے والوں کے سکون و اطمینان کو برپا بھی کرتی ہے۔

۳۰۔ حرام کا رکی ذمہ داری

تمہارے ہاں کسی بھی مسلمان زائر و اجنبی مرد و عورت کو نکاح کی اجازت نہیں

جب تک ان کے پاس دائمی اقلامہ نہ ہو۔ یہ سرا بر بدعت و ظلم ہے۔ اگر وہ آپس میں حرام کا ارتکاب کریں گے تو اس کا گنہ تمہارے ذمہ ہی ہو گا۔

۱۳۔ علماء طلباء کے بارے میں حسن ظن

تم جامعات سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی اسنو پر مرثیت نہیں کرتے جب تک تم اس کا اس میں امتحان نہ لے لو جو تم نے "العقيدة الصحیحة" کے نام سے بنارکھا ہے تم اس پر اکتفا کیوں نہیں کرتے کہ یہ مسلمان موحد ہے، تمہارا یہ عمل سرار تعصب اور گھناؤنا عمل ہے۔

۳۲۔ دفاع کا حق

جب کوئی تمہارے ساتھ کسی بھی موضوع یا مسلک فقی یا عقیدہ میں اختلاف کرتا ہے تم فی الفور اس کے خلاف کتاب لکھ دیتے ہو اس کی نذمت کرتے ہوئے اسے بدعتی اور مشرک قرار دے دیتے ہو اور پھر اسے اپنے دفاع کا یا اس سے برآٹ کا حق بھی نہیں دیتے جیسا کہ شیخ محمد مالکی کی، شیخ ابو غدہ، شیخ محمد علی صابونی، اور کثیر علماء کے ساتھ تم نے کیا۔

۳۳۔ بقیع کا مغل کرنا

تم نے ایک بہت بڑی بدعت کو ایجاد کیا حتیٰ کہ تمہارے پہلوں نے بھی ایسا نہیں کیا وہ یہ ہے کہ تم بقیع شریف کو مغل رکھتے ہو، وہاں تدفین سے منع کرتے ہو۔

شاہ فہد کا کارنامہ

تم نے لوگوں کو بقیع میں داخل ہونے اور وہاں آل اطہار، صحابہ، تابعین اور بزرگ صالحین کی زیارت سے منع کر دیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام کوشش و محنت پر پانی پھیر دیا، مبارک بدو کا مستحق ہے وہ جس نے یہ بات خلوم حرمن

شریفین شہ فند کو پہنچائی تو انہوں نے تمہارے عزائم کو خاک میں ملا دیا بلکہ بقیع شریف کی توسع کا حکم دے دیا تاکہ تمہارے پاس انکار کے لئے یہ دلیل ہی نہ رہے کہ یہاں مسلمان اموات کے لئے جگہ ہی نہیں۔

۳۴۔ سیدہ کے مکان کی جگہ بیت الخلاء

تم خوش ہوئے اور معارضہ نہ کیا جب ام المؤمنین، رسول رب العالمین کی پہلی زوجہ سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا وہ مکان گرا یا گیا جو اللہ رب العزت کی طرف سے وحی کا اولین مرکز تھا، تم صرف اس کے گرانے پر ہی خاموش نہیں رہے بلکہ اس پر خوش ہو کہ مکان گرانے کے بعد وہاں وضو خانہ اور بیت الخلاء بنا دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کا خوف کمال گیا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کمال گیا؟

۳۵۔ تم نے ولادت نبوی کی جگہ منہدم کر کے چوپائے کیوں پاندھے؟

تم نے پہلے بھی اور اب بھی تمہارا ارادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ آثار کو بھی ختم کر دیا جائے اب وہ مبارک نکڑا ہی رہ گیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تھی تم نے اسے پہلے گرا یا تھا اور وہاں چوپاؤں کی منڈی و بازار بنادیا تھا پھر کچھ نیک دل لوگوں نے اسے مکتبہ کی صورت میں قائم کر دیا اب تم اسے شر، تندید اور انتقام کی نظروں سے دیکھتے ہو۔ اور انتظار میں ہو اس پر کوئی آفت کب آئے گی اور چند سال پہلے تمہارے علماء نے ایک قرار داد منظور کر کے مطالبه کیا تھا کہ اسے گرا دیا جائے۔ (میرے پاس وہ کیس موجود ہے)

ہل خلوم حرمین شریفین شہ فند جو نہایت عظیم، صاحب حکمت اور امور کے انجام سے واقف ہیں انہوں نے تمہارے مطالبه کو ٹھکرایا اور اسے منجد کر دیا۔

ہے افسوس اس قدر بے ادبی اور بے وفائی اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور تمہارے اجداد کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکلا، ہے افسوس کس قدر بے حیائی ہے اس دن سے جب حوض کوثر پر حاضر ہوں گے، کس قدر بد بختی و شقاوت ہے کہ یہ فرقہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند کر رہا ہے خواہ قول سے یا عمل سے اور اسے حقیر جانتے ہوئے ان کے آثار مٹا رتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں حکم ہے۔

وَاتْخِلُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مصلی نماز کا مقام بناؤ۔

الله تعالیٰ بنی اسرائیل کو حضرت طالوت، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ احسان جاتا تھے ہوئے فرماتا ہے:

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ أَنَّ أَيَّةً مُلَكَّهٗ أَنْ اُوْرَانَ سَعَى نَبِيٌّ نَبِيٌّ فِيْ إِنْ كَمْ يَأْتِيْكُمْ التَّابُوتُ فِيْهِ كَمْ بَادِشَاهِيَّ كَمْ نَشَانِيَّ يَهُ ہے کہ آئے سکینۃ من ربکم و بقیۃ تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے مما ترک ال موسیٰ و ال رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے ہارون تحملہ الملائکہ ان اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں بے شک فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے مومنین اگر ایمان رکھتے ہو۔

(البقرہ ۲۳۸)

مفربن کرام فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں بقیہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھڑی اور ان کے نعلیں مبارک ہیں۔ اخ

اور تم چاہتے ہو تو بخاری شریف کے ان ابواب کی احادیث صحیح پڑھو جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور ان کے بارے میں صحابہ کرام کے اہتمام کا ذکر موجود ہے جس کا دل ہو گا یا وہ سننے سمجھنے کے لئے متوجہ ہو گا اس کے لئے یہ

احادیث ہی کافی ہوں گی، مقلند اور تبرئے والوں کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت نہ ہو گی۔

۳۲۔ کیا تم مجتهد مطلق کا مقام رکھتے ہو۔ ۶

تمہارے اسلاف مذہبیاً حنابلہ تھے وہ امام احمد بن خبل رضی اللہ عنہ کے قبیع اور مقلد تھے۔ ابتداءً ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن رجب، ابن عبد الہادی اور ابن قدامہ قدسی، درمیان میں زرکشی، مرعی بن یوسف، ابن هبیرہ، حجاوی، مرداوی، بعلی، بھوتی، ابن مفلح، آخر میں محمد بن عبد الوہاب اور اس کی اولاد، مفتی محمد بن ابراہیم اور ابن حید وغیرہم۔

لیکن تم نے اس مذہب کو اٹھا کر پھینک دیا اور کہا ہم تو سلفی ہیں، عبد العزیز بن باز (جو فتویٰ و ارشاد کا سربراہ ہے) اس نے مجلہ سعودیہ میں کہا کہ میں مذہب و فقہ خبلی کا التزام اور اس پر اعتماد نہیں رکھتا۔

تم تو صرف کتاب و سنت کا ہی التزام کرتے ہو، سبحان اللہ تعالیٰ کیا امام احمد اور دیگر آئمہ کتاب و سنت کا ہی التزام نہیں کرتے تھے؟ کیا تم اور تمہارا شیخ اور متبوعین، مجتهد مطلق کا درجہ رکھتے ہو اور ایسے امام کا مقام رکھتے ہو جو فقط اپنی رائے پر بھی چلے اور کسی سابق کی اتباع اور تقلید نہ کرے، اگر تم یہ زعم رکھتے ہو تو ہم تمہیں بطریق نصیحت و نیخربخواہی کہتے ہیں کہ اس سے باز آجائو ہم ایسے غور اور دعویٰ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، ہم اس زمانہ سے پناہ چاہتے ہیں جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان کلمات مبارکہ میں ارشاد فرمایا۔

ان بین الساعۃ ایاماً ینزل قیامت بے پہلے ایسے دن آئیں گے جب
فیها الجهل و یرفع فیها جہالت عام ہو جائے گی۔ علم اٹھ جائے گا

وَمَنْ يُكْثِرْ فِيهَا الْهَرْجَ
 (البخاري، باب غمور الشق،
 المسلم، باب غم المعلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

ان الله لا يقبض العلم انتزاعاً . الله تعالى بندوں سے علم نہیں چھینے گا بلکہ
 ینتزعه من العباد و لکن علماء کو اٹھالیا جائے گا، حتیٰ کہ کوئی عالم باقی
 یقبض العلم بقبض العلماء نہیں رہے گا لوگ جھل کو سربراہ بنالیں
 حتیٰ اذا لم يبق عالماً اتخذ الناس رؤساً جهالاً
 گے اور ان سے مسائل دریافت کریں
 گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود
 بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ
 کریں گے۔ فسئلوا فاقتفوا بغير علم فضلووا اضلوا

(البخاري، باب كيف يقبض
 العلم - المسلم، باب رفع العلم)

۷۔ اکابر پر حملے

تم نے چھوٹے چھوٹے لڑکوں اور بے وقوفون کو امت کے جلیل القدر آئمہ اور اسلاف
 پر حملوں کی اجازت دے رکھی ہے ان میں سے جمۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہیں،
 تم نے محمود حداد کی ایسی کتاب شائع کرنے میں مددوی، وہ کہتا ہے کہ میں نے احیاء علوم
 الدین میں حافظ عراقی اور زیدی کے تخریبی کام کو یکجا کر دیا ہے اس کتاب کا مقدمہ پڑھو
 اس نے امام غزالی کو گمراہ اور کبائر کا مرتكب قرار دیا ہے۔

اس طرح تمہارے وسائل سے ایسی کتاب شائع ہوتی ہیں جس میں امام ابوالحسن
 اشعری اور ان کے متبوعین پر طعن ہے حالانکہ کئی صدیوں سے وہ امت کا سوا اعظم ہیں

لیکن تم نے انہیں گمراہ اور گمراہ کن قرار دے دیا، اپنے بحوث اسلامیہ کے رسائل کی طرف رجوع کرو، اسی طرح سفر حوالی کی منجع اهل السنۃ والجماعۃ اور دیگر کتب میں دیکھ لو۔

اس بارے میں، میں نے خود شیخ عبداللہ عباد المحسن الترکی وزیر اوقاف کو بعض شمارے دکھائے لیکن کوئی تبدیلی نہ آئی۔

۳۸۔ حکمرانوں کی خیرخواہی کیوں نہیں؟

تم نے امراء، حکام اور صاحب منصب لوگوں کے لئے مسلمانوں کی نصیحت پر پابندی عائد کر رکھی ہے جو اس کے خلاف کرے گا اس کی معصیت کا تم نے فتویٰ دے رکھا ہے، حالانکہ اس وقت مسلمان اور ان کے حکام و عظ اور اچھی نصیحت کے بہت ہی ضرورت مند ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں اس ذات اقدس پر جس نے فرمایا۔

الدین النصيحة قلنالمن قال دین سراپا خیرخواہی ہے، ہم نے عرض کیا لله ولكتابه و لرسوله و کس کی خیرخواہی؟ فرمایا اللہ کی، اس کی للاقئمة المسلمين و عامتهم سناباگی، اس کے رسول کی، آئمہ مسلمین کی اور تمام مسلمانوں کی۔ (المسلم، ۵۵)

خمینی والا عمل

۱۔ ایرانی رہنما خمینی اور اس کے ساتھیوں نے اس آیت مبارکہ کے تحت اپنے مخالفین پر جنت شرعیہ قائم کرتے ہوئے ان کی موت کا فتویٰ جاری کیا۔ تم نے اس پر لعن و طعن کیا۔

انما جزاء الذين يحاربون الله وله کہ اللہ اور اس کے رسول سے و رسولہ و یسعون فی لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرے الارض فسادا ان یقتلوا او ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن کر یصلبوا او تقطع ایدیہم و قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ارجلہم من خلاف او ینفوا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور من الارض ذلک لہم خزی دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا فی الدنیا ولهم فی الآخرة زمین سے دور کر دیئے جائیں یا دنیا عذاب عظیم۔

میں ان کی رسائلی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (المائدہ، ۲۲)

پھر تم نے خود اپنے دشمنوں، مسافروں اور کمزور لوگوں کے لئے اسی آیت کو جمعت بنایا (اگرچہ وہ قطرہ ہیرون کا ہی ہو) اس پر قتل کا حکم جاری کیا جاتا ہے۔ اور میں نے نہیں سنا کہ تم نے اس معاملہ میں مجمع الفقه الاسلامی جدہ یا جامعہ ازہر اور اکابر علماء سے اس بارے میں کوئی فتویٰ لیا ہو، تم ان قاضیوں کی طرح بھول ہی گئے ہو جن کے بارے میں سیدہ عائشہ وضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اقیلوا ذوبی الہیئات عشر انہم باعزت لوگوں کی لغزشوں سے در غزر
الا فی الحدود
(ابوداؤد، کتاب الحدود۔ منہ احمد ۱۸۱-۶)

انہی سے یہ بھی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ادرؤ الحدود عن المسلمين حتی الوضع مسلمانوں سے حدود ساقط
ما استطعتم فان کان له کرنے کی کوشش کرو اگر کوئی صورت

مخرج فخلوا سبيله فان خلاصی کی نکلے تو اسے چھوڑ دو کیونکہ
الامام ان يخطى فى العفو حکمران کا معانی میں غلطی کر جانا بہتر ہے
خیر ان يخطى فى العقوبة اس سے کہ وہ سزا دینے میں غلطی
کرے۔
(الترمذی، کتاب الحدود)

حافظ ابن حجر نے تلخیص الجعیر (۳=۵۶) میں کہا امام بخاری فرماتے ہیں اس
مسئلہ میں سب سے اہم روایت یہ ہے جسے سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے
ابو واکل سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔
ادرؤا الحدود بالشبهات شبات کی وجہ سے حدود کو ساقط کر دیا کرد
ادفعوا القتل عن المسلمين اور حتی الوضع مسلمانوں سے قتل کی
ما استطعتم سزا دور رکھو۔

یہ حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی روایت
ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور منقطع طور پر مروی ہے، محمد
بن حزم نے کتاب الایصال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ
موقوفاً بیان کیا، ابن ابی شیبہ نے حضرت ابراہیم نجعی کے حوالے سے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

لان اخطبی فى الحدود مجھے شبات کی وجہ سے حدود کے
بالشبهات احب الى من ان ساقط کرنے میں خطأ کرنا اس سے زیادہ
اقیمها بالشبهات محظوظ ہے کہ میں انہیں شبات کی
وجہ سے قائم کر دیں۔

یہ شیخ حارثی کی مسند ابی حنیفہ میں بطريق مقسم حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

تم سب نے پچے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کو پس پشت ڈال چکے ہو۔

من قتل نفساً بغير نفسٍ لو جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان فساد فی الارض فکائنا کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا قتل الناس جمیعاً و من اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس احیاها فکائنا احیا الناس نے ایک جان کو زندہ رکھا اس نے گویا جمیعاً (المائدة، ٣٢) سب لوگوں کو زندہ رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول گرامی ہے۔

اول ما یقضی بین الناس یوم روز قیامت سب سے پہلے خون اور القیامۃ فی الدماء قتل کے بارے میں حساب ہو گا۔

(مسند احمد، ۳۸۸ = ۱۴۷۶، ترمذی، ۲۸۸)

الله تعالیٰ سے ڈرو اور حق کے سوا کسی محترم نفس کو قتل نہ کرو۔ روز قیامت افسوس اور حسرت کے اسباب سے بچنے کی کوشش کرو۔

۳۰۔ تمہاری متشدد آراء کی وجہ سے نوجوان نسل برپا ہوئی

تمہاری متشدد آراء کی وجہ سے جھیمانِ عقبی مقتول حرم کی اور ان کی جماعت پیدا ہوئی کیونکہ تمہارا اور ان کا شیخ ایک ہی ہے ان کا رہنمای بھی وہی ہے جس کی طرف وہ اور شیخ اور جزاً رجوع کرتے ہیں اور وہ تمہاری زیرِ نگرانی حرم میں کام کرتے تھے، مسلمانوں کو تھک و پریشان کرتے، انہیں ڈانت پلاتے اور جھڑکتے، جب ان کی طاقت قوی ہو گئی اور ان کے ہاتھ لمبے ہو گئے تو انہوں نے پھر وہی کیا جو تمہارے سامنے ہے، ان میں کچھ قتل ہوئے کچھ زخمی اور کچھ قید، اب تم کہتے ہو ہمارا ان سے اور ان کے عمل سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ ان کی کتب اور رسائل اس پر سب سے بہتر شاہد ہیں کہ وہ تمہاری ہی آراء سے بدست ہوئے انہیں سے وہ متاثر ہو کر یہاں تک پہنچے تم ان آراء کو کتاب و سنت کا نام دیتے ہو، ڈرو اللہ تعالیٰ سے جس کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔

۳۱۔ تم نے صوفیا اشاعرہ اور ماتریدیہ کو کافر کہا

جانکہ یہ تمام امت کا سوا اعظم ہیں پھر اخوان المسلمين، تبلیغی جماعت اور دیگر اصحابِ دعوت و نکر کو کافر بنارہ ہے ہو کیا اپنے علاوہ تم کسی کو مسلم چھوڑو گے بھی؟

۳۲۔ مجالس ذکر و علم ویران ہو گئیں

اب درس ہے تو تمہارا، مذہب ہے تو تمہارا، وعظ ہے تو تمہارا، دعوت کا کام کرنے والے بھی فقط تمہارے ہی ہیں، اس سے مجالس علمیہ، وعظ کے اجتماعات، دروس قرآن کے حلقات اور مجالس ذکر کی محافل ویران ہو گئیں۔ تم کل قیامت کو اللہ تعالیٰ کے ہیں کیا جواب دو گے؟ جس دن فرمان ہو گا۔

وقفوهم انهم مسؤولون
اور انہیں ثہراوُاً ان سے پوچھنا ہے۔

(الصفات، ۲۲)

۳۳۔ امام غزالی اور امام اشعری کی تکفیر

تم نے شیخ ابن عربی کو کافر کہا، پھر ججۃ الاسلام امام غزالی کو اور پھر امام ابوالحسن اشعری کو کافر قرار دے دیا، اس کے بعد تم نے کمانہ حسن البنا شہید ہیں اور نہ قطب بلکہ افغانستان میں جہاد کرنے والے بھی شہید نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ صحیح نہیں بلکہ وہ تو خنی مقلد ہیں جن کا ہلاک ہو جانا ہی بہتر ہے اب صرف تم ہی ناجی (فرقة) ہو، تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی پس پشت ڈال دیا جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مردی ہے۔

اذا قال الرجل هلك الناس جب آدمی یہ کے تمام لوگ ہلاک ہو
فهو اهل کهم گئے تو سمجھو وہ ان سب سے زیادہ بریاد
(المؤطا، ۶۰۹، مسند احمد، ۲۷۲: ۲) ہونے والا ہے۔

۳۳۔ تم نے حضور ﷺ سے جفا کا سبق دیا۔

تم نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے شرمندہ منورہ میں یونیورسٹی قائم کی جس کا نام جامعہ اسلامیہ ہے، عوام اور علماء خوش ہوئے اور ان کی اولاد یہ ذہن لے کر جامعہ کی طرف بڑھی کہ یہاں سے ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آل اطہار، صحابہ اور تابعین کی محبت و اتباع میں اضافہ نصیب ہو گا۔ لیکن جب انہوں نے تم سے پڑھا۔ تم نے انہیں جفا کا سبق دیا۔

پھر تم نے طلبہ میں سے ایک کو دوسرے پر جاسوس بنایا تاکہ ان طلبہ کے بارے میں اطلاع دیں جن کا نام تم نے قبورین (قبرپست) رکھا ہوا ہے، یعنی وہ طلبہ جو اکثر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری اور سلام عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ تم انہیں جامعہ سے نکال پھینکتے ہو، ہاں جو تمہاری مان لے اور تابعداری کرے پس وہی صادق و امین ثہرتا ہے۔

علماء یا ثانم بم

جامعہ میں سے جو تمہاری آراء سے معور ہو کر فارغ ہوتے ہیں تم انہیں اپنے اپنے علاقوں میں داعی بناتے ہو تاکہ وہ واپس جا کر اپنے آباء و اجداد اور لوگوں سے تجدیدِ اسلام کروائیں کیونکہ وہ تمہارے خیال میں کافروں گمراہ ہوتے ہیں، تم ان پر مالی و طائف اور لڑپچر کی بھرمار کر دیتے ہو، ان سے وہاں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہے، ان طلبہ اور ان کے آباء علماء و صلحاء اور سابقہ اساتذہ کے درمیان عداوت و مخالفت کی جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ گویا وہ ثانم بم بن کر واپس ہوتے ہیں۔

تم ان طلبہ کے اذہان بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کے خلاف سوءِ ظن اور حسد و کینہ سے بھر دیتے ہو خصوصاً افریقہ اور ایشیا کے مسلمانوں میں افراق و انتشار کے کئی معزکے گرم ہو چکے ہیں بلکہ یہ معاملہ تو ان ریاستوں تک جا پہنچا ہے جو روس سے ابھی آزاد ہوئی ہیں اور یہاں مسلمان اقلیت میں ہیں مثلاً یورپ،

امریکہ، آسٹریلیا اور دیگر علاقوں میں وہاں بھی یہی خطرناک صورت حال بن چکی ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی فریاد ہے۔

۳۵۔ تمام صوفیاء مشرک و کافر

ابن تیمیہ، ابن قیم بلکہ ان سے پہلے بھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ تمام صوفیاء مشرک ہیں بلکہ انہوں نے تو یہ کہا کہ صوفیاء کرام میں سے بعض مقام صدقین پر پہنچے ہوئے ہیں، اگر تم نہیں مانتے تو ذہبی، ابن رجب، فتاویٰ ابن تیمیہ اور مدارج السالکین از ابن قیم اور دیگر کتب کا مطالعہ کرو، لیکن تم تو تمام صوفیاء کو کافر قرار دیتے ہوئے انہیں بدعتی و مشرک کہتے ہو۔

یہ بات تمہارے احباب اور تلامذہ نے کسی ہے مثلاً عبد الرحمن عبد الخالق، جزائی، زنو، دمشقی، البانی، مقبل وداعی، اور ان کی پارٹی کے دیگر لوگ ہر وقت یہی کہہ رہے ہیں۔

کیا تمہاری یہ آراء سلف صالحین کے تابع ہیں؟ یا تم ان میں منفرد اور انہیں ایجاد کرنے والے ہو، کیا اس کے بعد تمہارا اپنے آپ کو سلفی کھلانے کا جواز باقی رہ جاتا ہے حالانکہ تم سے پہلے کسی سلفی نے ایسے ظلم کا ہرگز ارتکاب نہیں کیا؟

۳۶۔ یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمن کے کرتوں ہیں
یہ مخفی وبا امریکہ اور یورپ میں پہنچ چکی ہے وہاں مسلمانوں کے مدارس اور مساجد میں جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں یہ سب کچھ ابن باز اور ابن عثیمن کے تابع ہے، صوفیاء اور اہل ذکر کو کافر قرار دیا جا رہا ہے۔ کسی کو اشعری کہہ کر، کسی کو ماتریدی کہہ کر اور کسی کو دیوبندی اور بریلوی کہہ کر آپس میں لڑ رہے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز حرام، رشتہ داری اور نکاح حرام بلکہ دین کی بنیادوں کو ہلاکیا جا رہا ہے، امریکہ میں میری موجودگی میں ایک خطیب کو خطبہ سے صرف اس لئے منع کر دیا گیا کہ وہ صوفی ہے وہاں نمازوں کے درمیان وہ جھگڑا ہوا کہ توبہ توبہ، اس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس کا مبارک فرمان ہے۔

وَتُوَبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِيَّاهَا اور اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ اے
 الْمُؤْمِنُونَ لِعَلَكُمْ تَفْلِحُونَ مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ
 تَمَّ فَلَاحَ پُلُؤَ۔ (النور، ۳۱)

۷۳۔ قتل و غارت کا بازار

یہاں تو قتل و غارت کا بازار گرم ہے (حالانکہ اسلام سرپا سلامتی اور صلح کا پیغام ہے) اور مسلمانوں کی خونزیزی کی جرأت خصوصاً جزاڑ، مصر یا حرم کی میں وقوع پذیر واقعات یہ تمام کے تمام، تمہارے فارغ التحصیل علامہ، تمہاری اراء و فکر، تمہاری کتب و مطبوعات کے مطالعہ کا نتیجہ ہیں جن کی بنیاد ہی مسلمانوں کے ساتھ سوء ظن، ان کو کافر عشرک اور بدعتی قرار دنا ہے۔

تم خود غور کرو اور لوگ بھی تحقیق کریں اور دیکھیں ان متشدین میں کوئی صوفی یا ازہری یا اشعری یا آئمہ اربعہ مجتہدین کی تقلید کرنے والا ہے؟
 تم نے انہیں کھلا چھوڑ کر خود خاموشی اختیار کر رکھی ہے، چپ کاروزہ رکھا ہوا ہے۔
 انہیں تم کوئی نصیحت نہیں کرتے، اب بتاؤ کھلی گمراہی میں کون ہے؟

۷۴۔ معتزلہ کی تہمت

تم اپنے مخالف مسلمانوں پر فرقہ جمیعہ یا معتزلہ ہونے کی تہمت لگاتے ہو
 حالانکہ تم خود جمیعہ ہو اور ان کے ساتھ عقائد میں تم متفق ہو اور حق یہ ہے کہ
 تم معتزلہ ہو کیونکہ تم ان کی طرح، ولایت، اولیاء، کرامت اور حیات موتی کا انکار
 کرتے ہو، اسی طرح دینی امور غیبیہ میں عقل کا ہی فیصلہ مانتے ہو۔

قدیمی محلوںہ مشور ہے۔

رمتنی بدائہا و انسلت

اس عورت نے یہاری بھی لگادی اور
 خود جدا ہو گی۔

کسی شاعر نے خوب کہا۔

لاتنه عن خلق و تأئی مثله

عار علیک اذا فعلت عظیم

(اس کام سے مت منع کر جس کو تو خود بجا لارہا ہے اس قدر برائی پر مجھے عار ہونی چاہئے)

کیا تم حق سننے کے لئے تیار ہو؟

۲۹۔ طریقہ خوارج

تمہارا طریقہ و عمل خوارج والا ہے۔ جب تمہارے پاس کوئی مسلمان خصوصاً طالب علم آتا ہے تو تم اس کے عقیدہ پر بات کرتے ہو کیا وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس سے سوال کرتے ہو فلاں کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس بارے میں اور اللہ تعالیٰ کیا ہے؟ حالانکہ مسلمان کے بارے میں حسن غلن سے کام لیتا چاہئے۔

خوارج بھی تو ایسا ہی کیا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی مسلمان موحد آتا یا ان کے پاس سے گزرتا تو وہ اس سے سوال کرتے اگر ان کے مخالف ہوتا تو وہ اسے قتل کر دیتے، رہا کوئی شرک یا کافر تو اس سے نرمی و لطف سے پیش آتے اور یہ آیات مبارکہ تلاوت کرتے۔

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ رَأَيْهِ مُحْبَّاً: أَفَكُلَّ مَنْ يَرَى
إِسْتِجْارَكَ فَاجْرَهُ حَتَّىٰ سَعَىٰ بِنَاهٍ مَا نَعَىٰ تَوَالَّ سَعَىٰ بِنَاهٍ دُوْكَهُ وَهُوَ
يَسْمَعُ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلَغَهُ مَا اللَّهُ كَانَ كَلَامُهُ نَهَىٰ بَعْدَهُ إِنَّمَنِ
مِنْهُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ (التوبہ، ۶۰)

افنجعل المسلمين کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا ساکر
کال مجرمین مالکم کیف دیں، تمہیں کیا ہوا کیا حکم لگاتے
تحکمون ہو۔

(القلم، ۳۵، ۳۶)

۵۰۔ دروس پر پابندی

حریم کی میں چاروں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے منبر تھے، تم نے تمام کو گرا دیا پھر تدریس کے لئے معین نشیں تھیں تم نے ان کو بھی منع کر دیا۔

ڈاکٹر مالکی پر پابندی

ان میں آخری نشست ڈاکٹر سید محمد بن علوی مالکی کی تھی جنہوں نے اپنے والد اور دادا کے بعد اسے زندہ رکھا، لیکن تم انہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ تم نے حوار مع المالکی میں ان پر گراہی اور اعلانیہ کفر کی تہمت لگائی اگر اللہ تعالیٰ کی مدد میرے شامل حال نہ ہوتی، جبکہ میں نے ان کا دفاع کرتے ہوئے "الرداالمنیع" تحریر کی اسی طرح دیگر اہل علم نے اپنی اپنی کتب کے ذریعے ان کا دفاع کیا اور خادم حرمین شریفین شاہ فند نے مدائن کرتے ہوئے ان کی حفاظت کی اور نہ اب تک وہ خبر ماضی بن چکے ہوتے۔

شیخ عبدالرحمن پر پابندی

اسی طرح حرم نبوی شریف میں مذاہب اربعہ کے علماء دروس دیا کرتے ان میں آخری شیخ عبدالرحمن الجھنی شافعی ہیں جن کی کتاب "قطف الثمار فی حکام الحج و الاعتمار" ہے تم نے ان کو روکتے ہوئے کہا جب تک ابن باز کی طرف سے اجازت نامہ نہیں لاؤ گے تم یہاں دروس نہیں دے

سکتے لیکن ابن باز نے اجازت نامہ نہ دیا تو وہ بھی روک دیئے گئے۔

شیخ عبداللہ پر پابندی

انہی میں سے صاحب تقویٰ علامہ مفتی شیخ عبداللہ سعید بن الحجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، تمہارے مقرر کردہ جاسوس نے انہیں درس سے روک دیا، شیخ کے دوبارہ درس شروع کروانے کے لئے ابن باز سے بار بار کہا گیا مگر ناکامی ہوئی، ان کے دروس نافعہ سے طلبہ محروم کر دیئے گئے۔

شیخ اسماعیل پر پابندی

ان سے پہلے علامہ محقق شیخ اسماعیل عثمان زین شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت بُنگ کر کے ان کا درس روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی تم سے حساب لینے والا ہے۔

اس طرح حریمین شریفین میں مذاہب اربعہ کی تدریس کا سلسلہ بند کر دیا گیا، حالانکہ یہ خیر القرون تابعین اور تبع تابعین کے دور سے جاری و ساری تھا بلکہ تمہارے اسلاف نے جب حجاز پر قبضہ کیا تو اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہی رہا، اب تم نے جزاً ری، اس کے سر اور اس قسم کے دیگر لوگوں کو وہاں کھلا چھوڑ رکھا ہے جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوں میں بار بار اور گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلانیہ کرتے ہیں، حضور کے والدین آگ میں ہیں۔

انا لله وانا اليه راجعون،
ولا حول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم و حسبنا الله
ونعم الوکیل

حالانکہ مقتدر اہل علم و فضل خصوصاً امام سیوطی نے حضور کے والدین کی شان و ایمان پر مستقل کتب تصنیف کیں ہیں۔ موصوف کے اس موضوع پر

سات رسائل ہیں (ان تمام کا ترجمہ مفتی محمد خان قادری نے کیا ہے)
یہ اللہ رب العزت کے ہاں سب کچھ تمارے حساب و ذمہ میں ہے
جس کا ارشاد گرامی یہ ہے

ان الذين يؤذون الله ورسوله بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور
لعنهم الله في الدنيا اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت
والآخرة وا عدلهم عذابا ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ
مهینا (الاحزاب) نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار
کر رکھا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

والذين يؤذون رسول الله لهم اور وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ
عذاب الیم کے رسول کو ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (التوبہ، ٦١)

۵۵۔ یہ آثار مٹا دیئے

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی قباء کے علاقہ میں
آپ تشریف فرماء ہوئے وہاں کی مسجد کے بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل
ہوئی۔

لمسجد اسس على التقوى
من اول يوم احق ان تقوم (بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن
فیہ، فيه رجال يحبون ان سے جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی
يتطهروا والله بحب . گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس
المطهرين (التوبہ، ١٠٨) میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں
کہ خوب ستراء ہونا چاہتے ہیں اور
ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔)

۱۔ اس مسجد قبا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹھنی کے پاؤں کا نشان تھا جس کی زیارت کا ہم نے قریبی وقت میں شرف پایا تھا تم نے اس نشان کو ختم کر دیا۔

۲۔ مسجد قبلتین میں اس مقام پر علامت و نشان تھا یہاں بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ تبدیل ہوا تھا لیکن تم نے اسے بدعت کہتے ہوئے ختم کر دیا۔

۳۔ تم نے صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا باعث ختم کر دیا جبکہ وہاں کمحور کے درخت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے لگائے تھے۔

۴۔ قباء کے نزدیک بزرگین زرقا، بزر اولیس (بزر خاتم) تھے تم نے انہیں بھی ختم کر دیا،

۵۔ تم بزرگی زیارت سے بھی روکتے ہو جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی سے خرید کر اللہ کے راستے میں وقف کیا تھا، وہاں اور بھی متعدد اہم آثار تھے جنہیں یا تو بالکل ختم کر دیا گیا ہے یا ان میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

۵۲۔ مذاہب اربعہ پر پابندی

اہل احساء کے ہاں مذاہب اربعہ میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص مدارس تھے لیکن تم نے تمام کو بند کر دیا اور وہاں تدریس منوع قرار دے دی گئی، کیونکہ تمہارے ہاں تمہارے مذاہب کے علاوہ کسی کی تدریس جائز ہی نہیں، اگر دیگر مذاہب کے لوگ اپنے گھروں میں دروس کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کریں تو تم ان کا ناطقہ بند کر دیتے ہو، ان کا محاصرہ کرتے ہو، ان پر جاسوس مقرر کرتے ہو، کیا یہ نیک، صالح، صاحب تقویٰ، زاہد اور اس اللہ

سے ڈرنے والوں کا یہ عمل ہو سکتا ہے؟ جس کا فرمان ہے۔

وَاتَّقُوا يَوْمًا تَرْجِعُونَ فِيهِ اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی
الی اللہ ثُمَّ تَوْفِیٌ كُلُّ نَفْسٍ طرف پھر گے اور ہر جان کو اس کی
ماکسبت و ہم لَا يَظْلَمُونَ کمائی پوری دی جائے گی اور ان پر ظلم
نہ ہو گا۔ (البقرہ، ۲۸۱)

یہ بھی اسی کا فرمان ہے۔

لَا يَظْنُ أُولُئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمٍ يَقُومُ اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے
النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ لئے جس دن سب لوگ رب العالمین
کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (المطففين، ۶۳ تا ۷۰)

تم نے جلیل القدر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مبارک گھر کو
اپنے کہاں وغیرہ کے لئے استعمال کر رکھا ہے حالانکہ جحرات شریفہ بننے سے پہلے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اسی جگہ قدم رنجہ فرمایا، سابقہ تمام
ادوار میں خصوصاً تمہارے بیویوں نے بھی اسے محفوظ رکھا لیکن اس مبارک اثر
شریف کو بھی گرا دیا جو مسجد نبوی شریف کے قبلہ کی جانب تھا، وجہ اس کی صرف
یہ تھی کہ مسلمان (بقول تمہارے مشرک) اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔

تم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس لا بھری شیخ
الاسلام (عارف حکمت) کو گرا دیا ہے جو نہایت ہی نفیس کتب اور نایاب مخطوطات
سے بھری پڑی تھی اور خوبصورت طرزِ تعمیر عثمانی پر مشتمل تھی، تمام کو گرا دیا
حالانکہ اس کا توسع حرم سے کوئی تعلق نہ تھا۔

تم نے بزرحا (باغ) ختم کر دیا وہ توسع میں آچکا ہے اس پر تم نے علامت یا
نشانی قائم نہیں کی حالانکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے
تھے اس کا تذکرہ صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث میں موجود ہے۔

(ابخاری، کتاب الزکاۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت ابو علیہ رضی اللہ عنہ انصار میں سے کھجوروں کے اعتبار سے زیادہ مالدار تھے انہیں بڑھا سارے مال سے محبوب تھا اور مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں سے پانی مشروب فرماتے۔ (المسلم، کتاب الزکاۃ)

مذہب نبی میں تم نے مسجد نبوی کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے آثار میں سے کچھ بھی نہیں رہنے دیا، تم خبر وغیرہ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم یہود کی تقلید کریں جس طرح انہوں نے قدس شریف سے اسلامی آثار مٹا دیئے ہیں، کیا ہم خود اپنے آثار مذہب نبی سے مٹا دیں؟

تم نے آنے والی نسلوں کے لئے سابقہ قسمیتی میراث میں سے کیا چھوڑا ہے؟
تم نے تعویذ اور دم سے علاج کرنے والوں کے خلاف قتل کافتوں دے رکھا ہے اور انہیں تم جادوگر کرتے ہو اور تم نے حق پر قائم اور غلط لوگوں میں کبھی فرق کرنے کی کوشش ہی نہیں کی پس تم نے قتل کافتوں دینا ہی سیکھ رکھا ہے جس کی وجہ سے متعدد محترم نفوس کو صرف اس وجہ سے قتل کرایا گیا کہ تم نے ان کے جادوگر ہونے کافتوں دیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھول چکا ہے۔

ولا تقتلوا النفس التي حرم اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو۔
الله الا بالحق

بشير و نذیر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک فرمان ہے۔

اول ما یقضی بہ بین الناس سب سے پہلے روز قیامت خون کے
یوم القيامة فی الدماء بارے میں حساب ہو گا۔

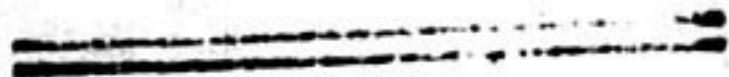
(بخاری و مسلم)

حدود کے اجراء کے وقت خوب غور و فکر سے کام لو اور انہیں شبہات کی بنا

پر ساقط کرنا سیکھو، اس دن سے ڈرو جس دن سینگ والی سے بغیر سینگ والی بدلہ لے گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یوم ینظر المرء ما قدمت جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے پیدا ہو یقول الکافر یا لیستنی ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کے گا کنت ترابا (النباء، ۳۹)



خاتمه

خدمات پر پانی

ہمارے بھائی علماء نجد، مملکت سعودیہ ہر مسلمان کو محبوب ہے اس کے حکمران خصوصاً خادم حرمین شریفین نے حجاج اور عمرہ کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کے مسلمانوں کی خدمت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن تمہارے غلط رویے اور طریقے (جن کا تذکرہ آچکا ہے) ان کی خدمت پر پانی پھیر دیتے ہیں حالانکہ انہوں نے امورِ شرعیہ اور دینیہ کا معاملہ تمہارے سپرد کر رکھا ہے۔ تم اس امانت کی حفاظت کرو، اس میں خواہش نفس اور ذاتیات کو داخل نہ کرو ماکہ کوئی اعتراض پیدا نہیں ہو کہ مقامات مقدسہ کے شرروں میں امورِ شرعیہ اور آثارِ اسلام کی حفاظت نہیں ہو رہی۔

اپنے دین، حکومت، اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمانوں کو افتراق و انتشار سے بچانے کے لئے کوشش کرو اور ہر اس معاملہ سے بچو جو ان میں تفرق کا سبب بن سکے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو اچھے اقوال کو سننے والے اور اس کی اتباع کرنے والے ہوتے ہیں

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
یوسف بن الید ہاشم الرفاعی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُصَنَّف

امام ابو حُشْدَعْ عَبْدُ اللّٰهِ الْجَلِيلِ الْقَهْرَى

تَرْجِمَة

مُفْتَى مُحَمَّد خَيْرُ الدِّين قادِرِي

صُفَّةِ اکيڈی

مِيزَةِ مارکِیٹ دِسْتِی چیئر سیڈر لَاہور کینٹ 6664563 فون:

صفہ اکیڈمی کے اغراض و مقاصد

- دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان بھیلئے کسی بھی اعتبار سے مفید اور مدد لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- عافۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افزایش لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعویٰ و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیت کے لیے خالص دعویٰ نوعیت کے لڑیج پر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔
- مرتبہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اصلاح احوال کے لیے ضروری اقدامات تجویز کرنا۔
- کتاب و سُنّت پذیری ان خالص تعلیمات تصوف کی اشاعت و ترویج جواب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔
- مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاک جائزہ لینا اور انکی کاؤشوں کو باہم مربوط کرنے کے لیے مخصوص منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔
- آئمہ و اعظمین اور خطباء کی تربیت کے لیے متاثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا
- عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشیں اور پر حکمت لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کو رسن کا اجراء کرنا۔

صفہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دہشتی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563

صفہ اکیڈمی کے اغراض و مقاصد

- دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان بھیلئے کسی بھی اعتبار سے مفید اور مدد لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- عافۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افزود لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- کتاب و سُنت کے عطا کردہ دعویٰ و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیت کے لیے خالص دعویٰ نوعیت کے لڑیج پر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔
- مرتبہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اصلاح احوال کے لیے ضروری اقدامات تجویز کرنا۔
- کتاب و سُنت پذینی ان خالص تعلیمات تصوف کی اشاعت و ترویج جواب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔
- مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاک جائزہ لینا اور انکی کاؤشوں کو باہم مربوط کرنے کے لیے مخصوص منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔
- آئمہ، وعظیں اور خطباء کی تربیت کے لیے موثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا
- عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشیں اور پر حکمت لڑیج پر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔
- دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کو رسن کا اجراء کرنا۔

صفہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دستی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563